# حجۃ الوداع

ذی قعدہ 10 ہجری میں حضرت محمد ﷺ نے حج کا ارادہ کیا یہ آپ ﷺ کا پہلا اور آخری حج تھا۔ اسی حوالے سے اسے 'حجۃ الوداع' کہا جاتا ہے۔ یہ حج اپنی مختلف خصوصیات کی بنا پر 'حج الاسلام' اور 'حج البلاغ' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ محمد ﷺ نے یہ جو آخری حج کیا اسے دو حوالوں سے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ ایک اس حوالہ سے کہ آپ ﷺ نے آخری حج وہی کیا اور اس حوالے سے بھی کہ محمد ﷺ نے خود اس خطبہ میں ارشاد فرمایا: وَاللّٰہِ لَا اَدْرِي لَعَلِّي لَا اَلْقَاكُمْ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا (یہ میری تم سے آخری اجتماعی ملاقات ہے، شاید اس مقام پر اس کے بعد تم سے نہ مل سکوں۔) اس حج کے موقع پر آپ ﷺ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اسے خطبہ حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ اس خطبے کے وقت آپ ﷺ کے گرد ایک لاکھ چوبیس ہزار یا ایک لاکھ چوالیس ہزار انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ 9 ذوالحجہ 10ھ کو آپ ﷺ نے عرفات کے میدان میں تمام مسلمانوں سے خطاب فرمایا۔

یہ خطبہ حسب ذیل ہے:

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہم اسی کی حمد کرتے ہیں۔ اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ اس سے معافی مانگتے ہیں۔ اسی کے پاس توبہ کرتے ہیں اور ہم اللہ ہی کے ہاں اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے تو پھر کوئی اسے بھٹکا نہیں سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کو کوئی راہ ہدایت نہیں دکھا سکتا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کا بندہ اور رسول ہے۔ اللہ کے بندو! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی تاکید اور اس کی اطاعت پر پر زور طور پر آمادہ کرتا ہوں اور میں اسی سے ابتدا کرتا ہوں جو بھلائی ہے۔ لوگو! میری باتیں سن لو مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں تم سے اس قیام گاہ میں اس سال کے بعد پھر کبھی ملاقات کر سکوں۔

ہاں، جاہلیت کے تمام دستور آج میرے پاؤں کے نیچے ہیں؛ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔ خدا سے ڈرنے والا انسان مومن ہوتا ہے اور اس کا نافرمان شقی۔ تم سب کے سب آدم کی اولاد میں سے ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔

لوگو! تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی اس شہر کی اور اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو۔ دیکھو عنقریب تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے رہو۔

جاہلیت کے دور کے قتل کے تمام جھگڑے میں ملیامیٹ کرتا ہوں۔ پہلا خون جو باطل کیا جاتا ہے وہ ربیعہ بن حارث عبدالمطلب کے بیٹے کا ہے۔ (ربیعہ بن حارث آپ کا چچیرا بھائی تھا جس کے بیٹے عامر کو بنو ہذیل نے قتل کر دیا تھا)

اگر کسی کے پاس امانت ہو تو وہ اسے اس کے مالک کو ادا کر دے اور اگر سود ہو تو وہ موقوف کر دیا گیا ہے۔ ہاں تمہارا سرمایہ مل جائے گا۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اللہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ سود ختم کر دیا گیا اور سب سے پہلے میں عباس بن عبد المطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔

لوگو! تمہاری اس سرزمین میں شیطان اپنے پوجے جانے سے مایوس ہو گیا ہے لیکن دیگر چھوٹے گناہوں میں اپنی اطاعت کئے جانے پر خوش ہے اس لیے اپنا دین اس سے محفوظ رکھو۔

اللہ کی کتاب میں مہینوں کی تعداد اسی دن سے بارہ ہے جب اللہ نے زمین و آسمان پیدا کئے تھے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین (ذیقعد، ذوالحجہ اور محرم) لگاتار ہیں اور رجب تنہا ہے۔

لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لیے حلال بنایا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو نہ آنے دیں لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ، اچھی طرح پہناؤ۔

تمہارے غلام تمہارے ہیں جو خود کھاؤ ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔ خدا نے وراثت میں ہر حقدار کو اس کا حق دیا ہے۔ اب کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔ لڑکا اس کا وارث جس کے بستر پر پیدا ہو، زناکار کے لیے پتھر اور ان کے حساب خدا کے ذمہ ہے۔ عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر لینا جائز نہیں۔ قرض ادا کیا جائے۔ عاریت واپس کی جائے۔ عطیہ لوٹا دیا جائے۔ ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔ مجرم اپنے جرم کا آپ ذمہ دار ہے۔ باپ کے جرم کا بیٹا ذمہ دار نہیں اور بیٹے کے جرم کا باپ ذمہ دار نہیں۔ اگر کٹی ہوئی ناک والا کوئی حبشی بھی تمہارا امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو۔ خانہ خدا کا حج بجا لاؤ۔

میں تم میں ایک چیز چھوڑتا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو گمراہ نہ ہو گے وہ کیا چیز ہے؟ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی سنت۔

---

اس جامع خطبہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: لوگو! قیامت کے دن خدا میری نسبت پوچھے گا تو کیا جواب دو گے؟ صحابہ نے عرض کی کہ ہم کہیں گے کہ آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا"۔ آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور فرمایا۔ "اے خدا تو گواہ رہنا"۔ "اے خدا تو گواہ رہنا"۔ "اے خدا تو گواہ رہنا"۔ اور اس کے بعد آپ نے ہدایت فرمائی کہ جو حاضر ہیں وہ ان لوگوں کو یہ باتیں پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں۔

---

اسلامی تاریخ پر اس خطبے نے بہت اثر ڈالا۔ اس میں انسان کی برابری کا پیغام دیا گیا۔ ساری دنیا میں اس کی وجہ سے اسلام کی شہرت پھیلی۔ دبے کچلے اور ستائے ہوئے لوگوں نے اسلام کے دامن میں پناہ لی۔ اسی طرح اس خطبے میں غلاموں کے بارے میں کہا گیا کہ جو پہنتے ہو وہی ان کو پہناؤ اور جو کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ۔ اس سے دنیا میں غلاموں کی حالت میں بڑی تبدیلی آئی۔ جب مسلمان ساری دنیا میں پھیلے تو دھیرے دھیرے دنیا سے غلامی کا خاتمہ ہی ہو گیا۔ اسی خطبے سے سود کو ختم کیا گیا۔ سب سے پہلے اپنے خاندان کا وہ سود معاف کیا جو دوسروں سے لیا جانا تھا۔ ہزاروں لوگ سود خوروں سے پریشان تھے۔ ان کو اس سے راحت ملی۔ اس نے بھی اسلام کے بارے میں لوگوں کو سوچنے پر مجبور کیا۔ اس زمانے میں بدلہ لینے کا بہت رواج تھا۔ اگر دادا نے کسی کا قتل کیا تو اس کے پوتے سے بھی اس قتل کا بدلہ لیا جاتا تھا۔ برسوں تک یہ جھگڑے چلتے تھے۔ اس خطبے نے اس طرح کی بدلے کی لڑائیوں کو ختم کیا۔ اس زمانے میں عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہوتا تھا۔ اس خطبے میں ان کے ساتھ اچھا برتاو کرنے کا حکم دیا گیا۔ گویا سماج کے ہر طبقے کی بھلائی کی بات اس ضطبے میں کی گئی۔

خطبہ حجۃ الوداع کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ خطبہ اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع بلاشبہ انسانی حقوق کا اوّلین اور مثالی منشور اعظم ہے۔ یہ تاریخی حقائق کی روشنی میں انسانیت کا سب سے پہلا انسانی حقوق کا منشور مانا جاتا ہے۔ یہ اسلام کے سماجی، سیاسی اور تمدنی اصولوں کا جامع مرقع ہے، اس منشور میں کسی گروہ کی حمایت یا کوئی نسلی، قومی مفاد یا کسی قسم کی ذاتی غرض وغیرہ کا کوئی شائبہ تک نظر نہیں آتا۔